ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

آیات ۴۴ ۔ ۴۵

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ح ب ر

حَبَرَ يَحْبُرُ (ن) حَبْرًا : آراستہ کرنا' نقش ونگار بنانا۔

حَبِرَ يَحْبَرُ (س) حَبَرًا : کسی چیز کا اپنے نشانات چھوڑ جانا۔

حِبْرٌ ج اَحْبَارٌ : عالم دین (کیونکہ وہ علم سے آراستہ ہوتا ہے اور اپنے علم کے اثرات چھوڑ جاتا ہے) آیت زیر مطالعہ۔

اَحْبَرَ (افعال) اِحْبَارًا: کسی کو مسرور کرنا' آؤ بھگت کرنا۔ ﴿فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ⑮﴾ (الروم) ''تو ان لوگوں کی ایک باغ میں آؤ بھگت کی جائے گی۔''

ء ن ف

اَنِفَ يَاْنَفُ (س) اَنَفًا : (۱) خوددار ہونا' ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا۔ (۲) ناپسند کرنا' ناک بھوں چڑھانا۔

اَنْفٌ : ہر چیز کی ابتدا' جیسے (۱) پہاڑ کی چوٹی (۲) ناک۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِنِفًا (ظرف' اس لیے منصوب ہوتا ہے) : شروع میں' ابھی۔ ﴿مَا ذَا قَالَ اٰنِفًا﴾ (محمد:١٦)
''انہوں نے کیا فرمایا ابھی۔''

ترکیب

جملہ فعل ماضی ''اَنْزَلْنَا'' سے شروع ہوا ہے اس لیے ''یَحْکُمُ'' سے پہلے ''کَانَ'' محذوف مانا جائے گا اور اس کا ترجمہ ماضی میں ہوگا۔ ''اَلنَّبِیُّوْنَ'' موصول ہے اور ''اَلَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا'' صلہ ہے۔ صلہ اور موصول مل کر ''یَحْکُمُ'' کا فاعل ہے' جبکہ ''لِلَّذِیْنَ ھَادُوْا'' ''یَحْکُمُ'' سے متعلق ہے۔ ''اَلرَّبّٰنِیُّوْنَ'' اور ''اَلْاَحْبَارُ'' بھی ''یَحْکُمُ'' کے فاعل ہیں' جبکہ ''بِمَا'' بھی ''یَحْکُمُ'' سے متعلق ہے۔ ''عَلَیْہِ'' کی ضمیر ''کِتٰبِ اللّٰہِ'' کے لیے ہے۔ ''مَنْ'' شرطیہ ہے' اس لیے ''لَمْ یَحْکُمْ'' کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ

اِنَّآ : بے شک ہم نے	اَنْزَلْنَا : نازل کیا
التَّوْرٰىةَ : تورات کو	فِیْھَا : اس میں
ھُدًى : ہدایت ہے	وَّنُوْرٌ : اور نور ہے
یَحْکُمُ : فیصلہ کیا کرتے تھے	بِھَا : اس سے
النَّبِیُّوْنَ : انبیاء کرامؑ	الَّذِیْنَ : جنہوں نے
اَسْلَمُوْا : تابعداری کی	لِلَّذِیْنَ : ان کے لیے جو
ھَادُوْا : یہودی ہوئے	وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ : اور اللہ والے (بھی)
وَالْاَحْبَارُ : اور علماء (بھی)	بِمَا : اس وجہ سے کہ
اسْتُحْفِظُوْا : وہ محافظ بنائے گئے	مِنْ کِتٰبِ اللّٰہِ : اللہ کی کتاب میں سے
وَکَانُوْا : اور وہ تھے	عَلَیْہِ : اس پر
شُھَدَآءَ : گواہ	فَلَا تَخْشَوُا : پس تم مت ڈرو
النَّاسَ : لوگوں سے	وَ : اور (یعنی بلکہ)
اخْشَوْنِ : مجھ سے ڈرو	وَلَا تَشْتَرُوْا : اور مت خریدو
بِاٰیٰتِیْ : میری آیات کے عوض	ثَمَنًا قَلِیْلًا : تھوڑی سی قیمت
وَمَنْ : اور جو	لَّمْ یَحْکُمْ : فیصلہ نہیں کرتے
بِمَآ : اس سے جو	اَنْزَلَ : نازل کیا
اللّٰہُ : اللہ نے	فَاُولٰٓئِکَ : تو وہ لوگ
ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ : ہی کافر ہیں	وَکَتَبْنَا : اور ہم نے لکھا
عَلَیْھِمْ : ان پر	فِیْھَآ : اس میں

اَنَّ : کہ
النَّفْسَ : جان (کا بدلہ ہے)
بِالنَّفْسِ : جان سے
وَالْعَيْنَ : اور آنکھ (کا بدلہ ہے)
بِالْعَيْنِ : آنکھ سے
وَالْاَنْفَ : اور ناک (کا بدلہ ہے)
بِالْاَنْفِ : ناک سے
وَالْاُذُنَ : اور کان (کا بدلہ ہے)
بِالْاُذُنِ : کان سے
وَالسِّنَّ : اور دانت (کا بدلہ ہے)
بِالسِّنِّ : دانت سے
وَالْجُرُوْحَ : اور زخموں (کا بھی)
قِصَاصٌ : بدلہ ہے
فَمَنْ : تو جس نے
تَصَدَّقَ بِهٖ : اپنا حق چھوڑا
فَهُوَ : تو یہ
كَفَّارَةٌ : کفارہ ہے (گناہوں کا)
لَّهٗ : اس کے لیے
وَمَنْ : اور جو
لَّمْ يَحْكُمْ : فیصلہ نہیں کرتے
بِمَآ : اس سے جو
اَنْزَلَ : نازل کیا
اللّٰهُ : اللہ نے
فَاُولٰٓئِكَ : تو وہ لوگ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ : ہی ظلم کرنے والے ہیں

آیات ۴۶ تا ۵۰

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا
عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا
مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَاَنِ احْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

ء ث ر

اَثَرَ يَاْثُرُ وَاَثَرَ يَاْثِرُ (ن۔ض) اَثْرًا : (۱) کسی چیز کا اپنا نشان چھوڑ جانا جو اس کے وجود پر دلیل ہو۔
(۲) کسی کا احترام کرنا۔

اَثَرٌ ج اٰثَارٌ (اسم ذات) : نشان' اثر' نقش قدم۔ ﴿سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ (الفتح:۲۹) ''ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔'' ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ﴾ (طٰہٰ:۹۶) ''تو میں نے قبضے میں لیا ایک مٹھی بھر فرشتے کے نقش قدم سے۔''

اُثْرَةٌ ج اَثَارَةٌ: کسی علم کا بقیہ حصہ۔ ﴿اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ (الاحقاف:۴) ''تم لوگ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا کسی علم کے باقی حصے۔''

اٰثَرَ (افعال) اِيْثَارًا : کسی کو کسی پر ترجیح دینا۔ ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا﴾ (الاعلیٰ) ''بلکہ تم لوگ ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگی کو۔''

ھ ی م ن

هَيْمَنَ (رباعی) هَيْمَنَةٌ :حفاظت کرنا' نگرانی کرنا۔

مُهَيْمِنٌ (اسم الفاعل) :حفاظت اور نگرانی کرنے والا۔

ش ر ع

شَرَعَ يَشْرَعُ (ف) شَرْعًا: کسی کے لیے قانون بنانا۔ ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾ (الشوریٰ:۱۳) ''اس نے قانون بنایا تمہارے لیے نظامِ حیات میں سے' اس کو اس نے تاکید کی جس کی نوحؑ کو۔''

شِرْعَةٌ :قوانین کا مجموعہ' دستور۔ آیت زیر مطالعہ۔

شَرِيْعَةٌ: قوانین کی پابندی کا لائحہ عمل' راستہ' ضابطہ۔ ﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا﴾ (الجاثیۃ:۱۸) ''پھر ہم نے رکھا آپؐ کو ایک ضابطے پر حکم میں سے' تو آپؐ پیروی کریں اس کی۔''

شَرَعَ يَشْرَعُ (ف) شُرُوْعًا :پانی میں گھسنا۔

شَارِعَةٌ ج شُرَّعٌ (اسم الفاعل) : پانی میں گھسنے والی۔ ﴿اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ (الاعراف:۱۶۳) ''جب آتیں ان کے پاس ان کی مچھلیاں ان کے ہفتے کے دن پانی میں تیرتی ہوئی۔''

ن ھ ج

نَهَجَ يَنْهَجُ (ف) نَهْجًا :راستہ چلنا۔

مِنْهَاجٌ :راستہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

''عَلٰی اٰثَارِهِمْ'' کی ضمیر آیت ۴۴ میں مذکور ''اَلنَّبِيُّوْنَ' الرَّبّٰنِيُّوْنَ'' اور ''الْاَحْبَارُ'' کے لیے ہے۔ ''مُصَدِّقًا'' حال ہے۔ ''وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً'' یہ دونوں بھی حال ہیں۔ ''اِلَيْكَ الْكِتٰبَ'' میں ''اَلْكِتٰبَ'' پر لام تعریف ہے جبکہ ''مِنَ الْكِتٰبِ'' میں ''اَلْكِتٰبِ'' پر لام جنس ہے۔ ''عَمَّا'' دراصل ''عَنْ مَا'' ہے۔ اس سے پہلے کوئی ایسا فعل محذوف ہے جس کے ساتھ ''عَنْ'' کا صلہ آتا ہے۔ یہاں پر ''فَتَعْرِضَ'' محذوف ماننا مناسب ہے۔ ''وَلٰكِنْ'' کے بعد بھی کوئی فعل محذوف ہے جیسے ''فَرَّقْتُمْ''۔ ''اَصَابَ يُصِيْبُ اِصَابَةً'' (ٹھیک نشانے پر لگنا) لازم ہے' لیکن یہاں پر یہ ''بِ'' کے صلے کے ساتھ آیا ہے' اس لیے متعدی ہو گیا' یعنی ٹھیک نشانے پر لگانا۔

ترجمہ:

وَقَفَّيْنَا :اور ہم نے پیچھے بھیجا	عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ :ان کے نقوشِ قدم پر
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ :عیسیٰ ابن مریم کو	مُصَدِّقًا :تصدیق کرنے والا ہوتے ہوئے
لِّمَا :اس کی جو	بَيْنَ يَدَيْهِ :ان کے سامنے ہے
مِنَ التَّوْرٰىةِ :تورات میں سے	وَاٰتَيْنٰهُ :اور ہم نے دی انؑ کو
الْاِنْجِيْلَ :انجیل	فِيْهِ :اس میں
هُدًى :ہدایت ہے	وَّنُوْرٌ :اور نور ہے
وَّمُصَدِّقًا :اور تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے	لِّمَا :اس کی جو
بَيْنَ يَدَيْهِ :اس کے سامنے ہے	مِنَ التَّوْرٰىةِ :تورات میں سے
وَهُدًى :اور ہدایت ہوتے ہوئے	وَّمَوْعِظَةً :اور نصیحت ہوتے ہوئے
لِّلْمُتَّقِيْنَ :اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے	وَلْيَحْكُمْ :اور چاہیے کہ فیصلہ کریں
اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ :انجیل والے	بِمَآ :اس سے جو
اَنْزَلَ :اتارا	اللّٰهُ :اللہ نے
فِيْهِ :اس میں	وَمَنْ :اور جو
لَّمْ يَحْكُمْ :فیصلہ نہیں کرتا	بِمَآ :اس سے جو
اَنْزَلَ :نازل کیا	اللّٰهُ :اللہ نے
فَاُولٰٓئِكَ :تو وہ لوگ	هُمُ الْفٰسِقُوْنَ :ہی نافرمانی کرنے والے ہیں
وَاَنْزَلْنَآ :اور ہم نے نازل کیا	اِلَيْكَ :آپ کی طرف
الْكِتٰبَ :اس کتاب کو	بِالْحَقِّ :حق کے ساتھ
مُصَدِّقًا :تصدیق کرنے والی ہوتے ہوئے	لِّمَا :اس کی جو
بَيْنَ يَدَيْهِ :اس کے سامنے ہے	مِنَ الْكِتٰبِ :کتابوں میں سے
وَمُهَيْمِنًا :اور نگران ہوتے ہوئے	عَلَيْهِ :ان پر
فَاحْكُمْ :پس آپ فیصلہ کریں	بَيْنَهُمْ :ان کے درمیان
بِمَآ :اس سے جو	اَنْزَلَ :نازل کیا
اللّٰهُ :اللہ نے	وَلَا تَتَّبِعْ :اور آپ پیروی مت کریں
اَهْوَآءَهُمْ :ان کی خواہشات کی	عَمَّا :(ورنہ آپ گریز کریں گے) اس سے جو
جَآءَكَ :آیا آپ کے پاس	مِنَ الْحَقِّ :حق میں سے
لِكُلٍّ :سب کے لیے	جَعَلْنَا :ہم نے بنایا

مِنْكُمْ: تم میں سے
شِرْعَةً: ایک دستور
وَّمِنْهَاجًا: اور ایک راستہ
وَلَوْ: اور اگر
شَآءَ: چاہتا
اللّٰهُ: اللہ
لَجَعَلَكُمْ: تو وہ بناتا تم کو
اُمَّةً وَّاحِدَةً: ایک امت
وَّلٰكِنْ: اور لیکن (اس نے فرق رکھا تم میں)
لِّيَبْلُوَكُمْ: تا کہ وہ آزمائے تم کو
فِيْ مَآ: اس میں جو
اٰتٰىكُمْ: اس نے دیا تم کو
فَاسْتَبِقُوا: پس سبقت کرو
الْخَيْرٰتِ: بھلائیوں میں
اِلَى اللّٰهِ: اللہ کی طرف ہی
مَرْجِعُكُمْ: تمہارے لوٹنے کی جگہ ہے
جَمِيْعًا: سب کی
فَيُنَبِّئُكُمْ: پھر وہ بتلائے گا تم کو
بِمَا: وہ
كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ: جس میں تم لوگ اختلاف کیا کرتے تھے
وَاَنِ: اور یہ کہ
احْكُمْ: آپ فیصلہ کریں
بَيْنَهُمْ: ان کے درمیان
بِمَآ: اس سے جو
اَنْزَلَ: نازل کیا
اللّٰهُ: اللہ نے
وَلَا تَتَّبِعْ: اور آپ پیروی مت کریں
اَهْوَآءَهُمْ: ان کی خواہشات کی
وَاحْذَرْهُمْ: اور ان سے محتاط رہیں
اَنْ: کہ (کہیں)
يَّفْتِنُوْكَ: وہ لوگ پھسلا دیں آپ کو
عَنْۢ بَعْضِ مَآ: اس کے بعض سے جو
اَنْزَلَ: نازل کیا
اللّٰهُ: اللہ نے
اِلَيْكَ: آپ کی طرف
فَاِنْ: پھر اگر
تَوَلَّوْا: وہ روگردانی کریں
فَاعْلَمْ: تو جان لو
اَنَّمَا: کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
يُرِيْدُ: چاہتا ہے
اللّٰهُ: اللہ
اَنْ: کہ
يُّصِيْبَهُمْ: وہ نشانہ بنائے ان کو
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ: ان کے گناہوں کے کچھ سے
وَاِنَّ: اور یقیناً
كَثِيْرًا: بہتیرے
مِّنَ النَّاسِ: لوگوں میں سے
لَفٰسِقُوْنَ: تو حکم عدولی کرنے والے ہیں
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ: تو کیا جاہلیت کا فیصلہ
يَبْغُوْنَ: وہ چاہتے ہیں
وَمَنْ: اور کون
اَحْسَنُ: زیادہ اچھا ہے
مِنَ اللّٰهِ: اللہ سے
حُكْمًا: بلحاظ فیصلہ کرنے کے

لِقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لیے　　　　　يُّوْقِنُوْنَ : جو یقین کرتے ہیں

نوٹ ۱: قرآن مجید کو "اَلْکِتٰب" پر محافظ اور نگران کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمام برحق تعلیمات کو' جو پچھلی آسمانی کتابوں میں دی گئی تھیں' اپنے اندر محفوظ کرلیا ہے۔ اب ان تعلیمات کا کوئی حصہ ضائع نہ ہونے پائے گا۔ گزشتہ کتابوں میں خدا کے کلام اور لوگوں کے کلام کی جو آمیزش ہوگئی ہے' قرآن کی شہادت سے ان کو پھر چھانٹا جاسکتا ہے۔ جو کچھ قرآن کے مطابق ہے وہ خدا کا کلام ہے اور جو قرآن کے خلاف ہے وہ لوگوں کا کلام ہے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۲: جاہلیت کا لفظ اسلام کے مقابلے میں استعمال کیا جاتا ہے (یعنی جو طریقہ اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتا وہ جاہلیت ہے)۔ اسلام کا طریقہ سراسر علم ہے' کیونکہ اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کی ہے۔ اس کے برعکس ہر وہ طریقہ جو اسلام سے مختلف ہے' جاہلیت کا طریقہ ہے۔ عرب کے زمانہ قبل از اسلام کو جاہلیت کا دور اسی معنی میں کہا گیا ہے کہ اس زمانے میں علم کے بغیر وہم و گمان اور خواہشات کی بنا پر انسانوں نے اپنے لیے زندگی کے طریقے مقرر کر لیے تھے۔ یہ طرزِ عمل جس دور میں بھی اور جہاں کہیں بھی انسان اختیار کرے گا اسے بہرحال جاہلیت ہی کا طرزِ عمل کہا جائے گا۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے وہ محض ایک جزوی علم ہے اور کسی معنی میں بھی انسان کی رہنمائی کے لیے کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے علم سے بے نیاز ہو کر جو نظامِ زندگی اس جزوی علم کے ساتھ ظنون و اوہام اور قیاسات و خواہشات کی آمیزش کر کے بنا لیے گئے ہیں وہ بھی اسی طرح جاہلیت کی تعریف میں آتے ہیں جس طرح قدیم زمانے کے جاہلی طریقے اس تعریف میں آتے تھے۔ (تفہیم القرآن)

مولانا مودودیؒ کی مذکورہ بالا وضاحت سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ "جاہلیت" محض ایک لفظ نہیں بلکہ قرآن مجید کی ایک مخصوص اصطلاح ہے اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اس میں کسی بھی معاشرے کے' یہاں تک کہ کسی مسلم معاشرے کے بھی' وہ رسم و رواج اور طور طریقے شامل ہیں جو غیر اسلامی ہیں' خواہ وہ Anti Islamic ہوں یا Un-Islamic ہوں۔ قرآن مجید میں یہ اصطلاح چار جگہ آئی ہے اور ہر جگہ جاہلیت کی کسی مخصوص جہت (dimension) کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس کو سمجھ لینے سے کسی بھی معاشرے کا تجزیاتی جائزہ لینے میں بہت مدد ملتی ہے۔

(۱) سورۂ آل عمران کی آیت ۱۵۴ میں "ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ" آیا ہے' یعنی جاہلیت کا گمان اور مذکورہ بالا وضاحت کے بعد اب ہم اس کا ترجمہ کر سکتے ہیں کہ غیر اسلامی گمان۔ یہ اعتقادی گمراہی کی جہت ہے۔ پاکستان کے مسلم معاشرے میں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے بلی کے راستہ کاٹ جانے کو منحوس خیال کرنا یا رشتے کے بھائی بہنوں (چچازاد' ماموں زاد وغیرہ) کا ایک دوسرے سے پردہ کرنے کو دقیانوسیت سمجھنا۔

(۲) اس کے بعد سورۃ المائدۃ کی آیت ۵۰ میں "حُکْمَ الْجَاهِلِيَّةِ" آیا ہے' یعنی جاہلیت کا فیصلہ۔ یہ قانونی گمراہی کی جہت ہے۔ آج کل جیسے رجم کی سزا کا انکار کرنا یا ہاتھ کاٹنے اور برسرِ عام کوڑے مارنے کی سزا کو وحشیانہ قرار دینا۔

(۳) اس کے بعد سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۳ میں "تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ" آیا ہے' یعنی جاہلیت کا دکھاوا کرنا۔ یہ

خود کو نمایاں کرنے اور نمود و نمائش کی جہت ہے۔ آج کل جیسے شادی بیاہ میں روشنی کا اہتمام کرنا یا بیوٹی پارلر میں بالوں، آنکھ کی پلکوں اور بھنووں وغیرہ کی تراش خراش کرانا۔

(۴) اس کے بعد سورۃ الفتح کی آیت ۲۶ میں ''حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ'' آیا ہے یعنی جاہلیت کی حمیت۔ یہ غیرت اور خودداری میں گمراہی کی جہت ہے۔ آج کل جیسے غیرت کے نام پر قتل کرنا یا بیک وقت تین طلاق دینے کو درست سمجھنا جبکہ یہ گناہ ہیں۔

آیات ۵۱ تا ۵۶

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ ۭ فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ نٰدِمِیْنَ ۝ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ ۙ اِنَّھُمْ لَمَعَکُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ ۙ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۡ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

ج ھ د

جَھَدَ یَجْھَدُ (ف) جَھْدًا : کسی کام میں طاقت صرف کرنا، کوشش کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

جُھْدٌ (اسم ذات) : کوشش، محنت۔ ﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ﴾ (التوبۃ:۷۹) ''اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے۔''

جَاھَدَ (مفاعلہ) مُجَاھَدَۃً: کسی کے مقابلے پر محنت صرف کرنا، کشمکش کرنا۔ ﴿وَمَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ ۭ﴾ (العنکبوت:٦) ''اور جس نے کشمکش کی تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ کشمکش کرتا ہے اپنے ہی لیے۔''

جَاھِدْ (فعل امر): تو کشمکش کر، جدوجہد کر۔ ﴿وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا ۝﴾ (الفرقان) ''اور آپ ان سے جدوجہد کریں اس (یعنی قرآن) سے جیسے کہ بڑی جدوجہد کرنے کا حق ہے۔''

ل و م

لَامَ یَلُوْمُ (ن) لَوْمًا : برا بھلا کہنا، ملامت کرنا۔ ﴿فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ ۭ﴾ (یوسف:۳۲) ''تو یہ وہ ہے تم عورتوں نے ملامت کی مجھ کو جس کے بارے میں۔''

لُمْ (فعل امر) : تو ملامت کر۔ ﴿فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ﴾ (ابراھیم:۲۲) ''پس تم لوگ ملامت مت کرو مجھ کو اور ملامت کرو اپنے آپ کو۔''

لَوْمَةٌ (اسم ذات) : ملامت۔ آیت زیر مطالعہ۔

لَائِمٌ (اسم الفاعل) : ملامت کرنے والا۔ آیت زیر مطالعہ۔

مَلُوْمٌ (اسم المفعول) : ملامت کیا ہوا۔ ﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾﴾ (الذّٰرِیٰت) ''پس آپ منہ پھیر لیں ان سے تو آپ ملامت کیے ہوئے نہیں ہیں (یعنی آپ پر کوئی الزام نہیں ہے)۔''

لَوَّامٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار ملامت کرنے والا۔ ﴿وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾﴾ (القیامۃ) ''اور نہیں! میں قسم کھاتا ہوں بار بار ملامت کرنے والے نفس کی۔''

اَلَامَ یُلِیْمُ (افعال) اِلَامَةً : اپنے آپ کو ملامت کرنا۔

مُلِیْمٌ (اسم الفاعل) : خود کو ملامت کرنے والا۔ ﴿فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾﴾ (الذّٰرِیٰت) ''تو ہم نے پھینکا ان کو پانی میں اس حال میں کہ وہ خود کو ملامت کرنے والا تھا۔''

تَلَاوَمَ (تفاعل) تَلَاوُمًا : ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔ ﴿فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾﴾ (القلم) ''تو ان کے بعض سامنے آئے بعض کے ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہوئے۔''

ح ز ب

حَزَبَ یَحْزُبُ (ن) حَزْبًا : سخت ہونا' مضبوط ہونا۔

حِزْبٌ ج اَحْزَابٌ : مضبوط جتھا یا گروہ' لشکر۔ ﴿وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ﴾ (الرعد:۳۶) ''اور گروہوں میں وہ بھی ہیں جو انکار کرتے ہیں اس کے بعض کا۔''

ترکیب

''یُسَارِعُوْنَ'' کی ضمیر فاعلی ''هُمْ'' ہے جو کہ ''الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ'' کے لیے ہے' جبکہ ''فِیْهِمْ'' کی ضمیر یہود اور نصاریٰ کے لیے ہے۔ ''بِالْفَتْحِ'' کی ''بَا'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''اَمْرٍ'' مجرور ہوا ہے۔ ''فَیُصْبِحُوْا'' کا فاسبیہ ہے۔ ''جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ'' مرکب اضافی ہے اور اس کے مضاف ''جَهْدَ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ پورا مرکب فعل محذوف ''جَهَدُوْا'' کا مفعول مطلق ہے۔ ''یُحِبُّهُمْ'' کی ضمیر فاعلی ''هُوَ'' ہے جو اللہ کے لیے ہے اور ''یُحِبُّوْنَهٗ'' کی ضمیر فاعلی ''هُمْ'' ہے' جو ''بِقَوْمٍ'' کے لیے ہے۔ ''بِقَوْمٍ'' کی صفت ہونے کی وجہ سے ''اَذِلَّةٍ'' اور ''اَعِزَّةٍ'' مجرور ہیں۔ ''حِزْبٌ'' اسم جمع ہے' اس لیے اس کی خبر ''الْغٰلِبُوْنَ'' جمع آئی ہے۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو — اٰمَنُوْا : ایمان لائے

لَا تَتَّخِذُوا : تم مت بناؤ — الْیَهُوْدَ : یہودیوں کو

وَالنَّصٰرٰٓی : اور نصرانیوں کو — اَوْلِیَآءَ : کارساز

بَعْضُهُمْ :ان کے بعض
اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ :بعض کے کارساز ہیں

وَمَنْ :اور جو
یَّتَوَلَّهُمْ :دوستی کرے گا ان سے

مِّنْكُمْ :تم میں سے
فَاِنَّهٗ :تو یقیناً وہ

مِنْهُمْ :ان میں سے ہے
اِنَّ اللّٰهَ :بے شک اللہ

لَا یَهْدِی :ہدایت نہیں دیتا
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ :ظالم لوگوں کو

فَتَرَى :پس تو دیکھے گا
الَّذِیْنَ :ان کو جن کے

فِیْ قُلُوْبِهِمْ :دلوں میں
مَّرَضٌ :ایک روگ ہے

یُّسَارِعُوْنَ :(کہ) وہ لپکتے ہیں
فِیْهِمْ :ان میں

یَقُوْلُوْنَ :(اور) کہتے ہیں
نَخْشٰى :ہم ڈرتے ہیں

اَنْ :کہ
تُصِیْبَنَا :آن لگے ہم کو

دَآئِرَةٌ :کوئی گردش
فَعَسَى :تو قریب ہے

اللّٰهُ :اللہ
اَنْ :کہ

یَّاْتِیَ :وہ لے آئے
بِالْفَتْحِ :فتح

اَوْ :یا
اَمْرٍ :کوئی حکم

مِّنْ عِنْدِهٖ :اپنے پاس سے
فَیُصْبِحُوْا :نتیجتاً وہ ہو جائیں

عَلٰى مَآ :اس پر جو
اَسَرُّوْا :انہوں نے چھپایا

فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ :اپنے جیوں میں
نٰدِمِیْنَ :ندامت کرنے والے

وَیَقُوْلُ :اور کہیں گے
الَّذِیْنَ :وہ لوگ جو

اٰمَنُوْٓا :ایمان لائے
اَ :کیا

هٰٓؤُلَآءِ :یہ
الَّذِیْنَ :وہ لوگ ہیں جنہوں نے

اَقْسَمُوْا :قسم کھائی
بِاللّٰهِ :اللہ کی

جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ :جیسا کہ اپنی قسموں سے کوشش کرنے کا حق ہے
اِنَّهُمْ :کہ وہ لوگ

لَمَعَكُمْ :ضرور تمہارے ساتھ ہیں
حَبِطَتْ :اکارت ہوئے

اَعْمَالُهُمْ :ان کے اعمال
فَاَصْبَحُوْا :تو وہ ہو گئے

خٰسِرِیْنَ :خسارہ پانے والے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ :اے لوگو جو

اٰمَنُوْا :ایمان لائے
مَنْ :جو

یَّرْتَدَّ :پھرے گا
مِنْكُمْ :تم میں سے

عَنْ دِیْنِهٖ : اپنے دین سے	فَسَوْفَ : تو عنقریب
یَاْتِی : لائے گا	اللّٰهُ : اللہ
بِقَوْمٍ : ایک ایسی قوم	یُّحِبُّهُمْ : وہ محبت کرے گا جن سے
وَیُحِبُّوْنَهٗ : اور وہ محبت کریں گے اس سے	اَذِلَّةٍ : نرم ہوں گے
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ : مؤمنوں پر	اَعِزَّةٍ : سخت ہوں گے
عَلَی الْکٰفِرِیْنَ : کافروں پر	یُجَاهِدُوْنَ : وہ جدوجہد کریں گے
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ : اللہ کی راہ میں	وَلَا یَخَافُوْنَ : اور وہ نہیں ڈریں گے
لَوْمَةَ لَآئِمٍ : کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے	ذٰلِکَ : یہ
فَضْلُ اللّٰهِ : اللہ کا فضل ہے	یُؤْتِیْهِ : وہ دیتا ہے اسے
مَنْ : اس کو جسے	یَّشَآءُ : وہ چاہتا ہے
وَاللّٰهُ : اور اللہ	وَاسِعٌ : وسعت رکھنے والا ہے
عَلِیْمٌ : علم والا ہے	اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
وَلِیُّکُمُ : تمہارا کارساز	اللّٰهُ : اللہ ہے
وَرَسُوْلُهٗ : اور اس کے رسولؐ ہیں	وَالَّذِیْنَ : اور وہ لوگ ہیں جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	الَّذِیْنَ : جو لوگ (کہ)
یُقِیْمُوْنَ : قائم رکھتے ہیں	الصَّلٰوةَ : نماز کو
وَیُؤْتُوْنَ : اور پہنچاتے ہیں	الزَّکٰوةَ : زکوٰۃ کو
وَهُمْ : اور وہ لوگ	رٰکِعُوْنَ : جھکنے والے ہیں
وَمَنْ : اور جو	یَّتَوَلَّ : دوستی کرے گا
اللّٰهَ : اللہ سے	وَرَسُوْلَهٗ : اور اس کے رسولؐ سے
وَالَّذِیْنَ : اور ان لوگوں سے جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
فَاِنَّ : تو بے شک	حِزْبَ اللّٰهِ : اللہ کی جماعت
هُمُ الْغٰلِبُوْنَ : ہی غالب ہونے والی ہے	

نوٹ 1: آیات زیر مطالعہ کے نزول کے وقت تک عرب میں کفر اور اسلام کی کشمکش کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ اسلام ایک طاقت بن چکا تھا لیکن مقابل کی طاقتیں بھی زبردست تھیں۔ اس وقت عرب میں عیسائیوں اور یہودیوں کی معاشی قوت سب سے زیادہ تھی۔ عرب کے سرسبز و شاداب خطے ان کے قبضے میں تھے۔ ان کے سودی

قرضوں کا جال ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اس لیے دائرۂ اسلام میں شامل کچھ دنیا پرستی کے روگی لوگوں کو خطرہ تھا کہ اسلام کا ساتھ دیتے ہوئے ان سب قوموں سے تعلقات منقطع کرنا سیاسی اور معاشی دونوں لحاظ سے خطرناک ہوگا۔ (تفہیم القرآن)

کفر و اسلام کی کشمکش کی جو صورتحال ان آیات کے نزول کے وقت عرب میں تھی' بالکل وہی صورت حال آج پوری دنیا میں ہے۔ آج بھی مسلم امت میں جہاں کچھ مخلص دیوانے ہیں' وہیں دنیا پرست فرزانے بھی ہیں جو کافر قوموں سے قطع تعلق کو خودکشی قرار دے رہے ہیں' کیونکہ کفار کی معاشی اور فوجی برتری ناقابلِ تسخیر نظر آ رہی ہے۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ بالآخر مسلم امت ہی غالب ہونے والی ہے۔ (ان شاء اللہ!)

یہ بات بھی ذہن میں واضح رہنی چاہیے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے کافروں سے تعلقات کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا درست نہیں ہے۔ پورے قرآن مجید' سنت اور صحابہ کرامؓ کے عمل کو سامنے رکھ کر جو لائحہ عمل بنتا ہے اس کی وضاحت آل عمران: ۲۸ کے نوٹ امیں کی جا چکی ہے۔ اس لحاظ سے آج (۱۵/دسمبر ۲۰۰۲ء) تک امریکہ' برطانیہ' بھارت اور اسرائیل کافر حربی کے زمرے میں آتے ہیں' باقی غیر مسلم ممالک کو فی الحال کافر حربی قرار دینا محل نظر ہے۔

نوٹ ۲: آیت ۵۱ میں کہا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یہ قرآن کی پیشین گوئیوں میں سے ایک ایسی پیشین گوئی ہے جو اب پوری ہوئی ہے۔ عیسائی عقیدے کے مطابق یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قاتل ہیں۔ اس لیے اس آیت کے نزول کے وقت یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اور ان کی یہ دشمنی بیسویں صدی کے وسط تک قائم تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔ اس وقت وہاں مدتوں سے عیسائی حکومت تھی اور انہوں نے وہاں یہودیوں کے داخلے پر پابندی لگائی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو یروشلم میں آنے اور وہاں آباد ہونے کی اجازت دی تھی۔ ۱۹۳۹ء کی دوسری عالمی جنگ سے پہلے جرمنی میں ہٹلر نے یہودیوں کا قتل عام کیا تو وہ لوگ جرمنی سے بھاگ کر یورپ کے ممالک میں پناہ گزین ہوئے۔ اُس وقت کوئی عیسائی ملک انہیں اپنے ہاں آباد کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا۔ پھر بڑی کوششوں سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہر ملک کے لیے یہودیوں کو آباد کرنے کا کوٹہ مقرر کیا گیا۔ کیوبا اور امریکہ میں آباد کیے جانے والے یہودیوں کو لے کر ایک بحری جہاز یورپ سے روانہ ہوا۔ جب وہ کیوبا پہنچا تو وہاں کی حکومت نے اپنے کوٹے کے صرف بیس فیصد افراد کو اترنے کی اجازت دی اور باقی کو لینے سے انکار کر دیا۔ جب یہ جہاز امریکہ پہنچا تو انہوں نے ایک آدمی کو بھی اترنے کی اجازت نہیں دی اور سب کو لے کر جہاز کو یورپ واپس آنا پڑا۔ پھر موجودہ پوپ جان پال سے پہلے والے پوپ صاحب نے یہودیوں کو عیسیٰ علیہ السلام کا خون معاف کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست بنے۔ اس طرح یہ قرآنی پیشین گوئی پوری ہوئی ہے۔

آیات ۵۷ تا ۶۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ۝ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ
اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ۝ قُلْ هَلْ
اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ
وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ
قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ۝

ل ع ب

لَعَبَ يَلْعَبُ (ف) لَعْبًا : بچے کے منہ سے رال ٹپکنا' لعاب نکلنا۔

لَعِبَ يَلْعَبُ (س) لَعِبًا : تفریح کے لیے کوئی کام کرنا' کھیلنا۔ ﴿اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ۝۹۸﴾ (الاعراف) ''اور کیا امن میں ہو گئے بستی والے اس سے کہ ان کے پاس آئے ہماری سختی دن کے وقت اس حال میں کہ وہ کھیلتے ہوں!''

لَعِبٌ (اسم ذات) : کھیل کود' تفریح۔ آیت زیر مطالعہ۔

لَاعِبٌ (اسم الفاعل) : کھیلنے والا' کھلاڑی۔ ﴿اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ۝۵۵﴾ (الانبیاء) ''کیا تو لایا ہمارے پاس حق یا تو کھیلنے والوں میں سے ہے؟''

ترکیب

''لَا تَتَّخِذُوْا'' کے مفعول اول ''اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا'' اور ''الْكُفَّارَ'' ہیں' جبکہ اس کا مفعول ثانی ''اَوْلِيَآءَ'' ہے۔ ''اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا'' کا مفعول اول ''دِيْنَكُمْ'' جبکہ اس کے مفعول ثانی ''هُزُوًا'' اور ''لَعِبًا'' ہیں۔ ''مِنَ الَّذِيْنَ'' کا ''مِنْ'' بیانیہ ہے۔ ''اِتَّخَذُوْهَا'' کی ضمیر مفعولی ''نَادَيْتُمْ'' کے مصدر ''مُنَادَاةٌ'' کے لیے ہے۔ ''اُنَبِّئُكُمْ'' کا مفعول ''بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ'' ہے اور ''شَرٍّ'' افعل تفضیل ہے (دیکھیں آسان عربی گرامر' پیراگراف ۶۱:۶) جبکہ ''مَثُوْبَةً'' اس کی تمیز ہے۔ ''شَرٌّ'' بھی افعل تفضیل ہے اور ''مَكَانًا'' اس کی تمیز ہے۔

ترجمہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
لَا تَتَّخِذُوْا : تم مت بناؤ	الَّذِيْنَ : ان لوگوں کو جنہوں نے
اتَّخَذُوْا : بنایا	دِيْنَكُمْ : تمہارے دین کو
هُزُوًا : تمسخر	وَّلَعِبًا : اور تفریح

مِنَ الَّذِيْنَ : ان لوگوں میں سے جن کو

الْكِتٰبَ : کتاب

وَالْكُفَّارَ : اور (نہ ہی) کافروں کو

وَاتَّقُوا : اور تقویٰ اختیار کرو

اِنْ : اگر

مُّؤْمِنِيْنَ : ایمان لانے والے

نَادَيْتُمْ : تم پکارتے ہو

اتَّخَذُوْهَا : تو وہ بناتے ہیں اس کو

وَّلَعِبًا : اور تفریح

قَوْمٌ : ایک ایسی قوم ہیں جو

قُلْ : آپ کہہ دیجیے

هَلْ تَنْقِمُوْنَ : تم کیا برا مانتے ہو

اِلَّآ اَنْ : سوائے اس کے کہ

بِاللّٰهِ : اللہ پر

اُنْزِلَ : نازل کیا گیا

وَمَآ : اور اس پر جو

مِنْ قَبْلُ : اس سے پہلے

اَكْثَرَكُمْ : تمہارے اکثر لوگ

قُلْ : آپ کہہ دیجیے

اُنَبِّئُكُمْ : میں خبر دوں تم لوگوں کو

مَثُوْبَةً : بطور بدلے کے

مَنْ : وہ لوگ

اللّٰهُ : اللہ نے

عَلَيْهِ : جن پر

مِنْهُمُ : جن میں سے

وَالْخَنَازِيْرَ : اور سور

الطَّاغُوْتَ : طاغوت کی

شَرٌّ : سب سے زیادہ برے ہیں

اُوْتُوا : دی گئی

مِنْ قَبْلِكُمْ : تم سے پہلے

اَوْلِيَآءَ : (اپنا) کارساز

اللّٰهَ : اللہ کا

كُنْتُمْ : تم ہو

وَاِذَا : اور جب بھی

اِلَى الصَّلٰوةِ : نماز کی طرف

هُزُوًا : تمسخر

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ : یہ اس لیے کہ وہ

لَّا يَعْقِلُوْنَ : عقل استعمال نہیں کرتے

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ : اے اہل کتاب

مِنَّآ : ہم سے

اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے

وَمَآ : اور اس پر جو

اِلَيْنَا : ہماری طرف

اُنْزِلَ : نازل کیا گیا

وَاَنَّ : اس حال میں کہ

فٰسِقُوْنَ : نافرمانی کرنے والے ہیں

هَلْ : کیا

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ : اس سے زیادہ بری چیز کی

عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے پاس

لَّعَنَهُ : لعنت کی جن پر

وَغَضِبَ : اور اس نے غضب کیا

وَجَعَلَ : اور اس نے بنایا

الْقِرَدَةَ : بندر

وَعَبَدَ : اور جنہوں نے غلامی کی

اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ

مَّكَانًا : بلحاظ ٹھکانے کے

وَاَضَلُّ: اور سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں	عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ: درمیانی راہ سے
وَاِذَا: اور جب بھی	جَآءُوْكُمْ: وہ آتے ہیں تمہارے پاس
قَالُوْٓا: تو کہتے ہیں	اٰمَنَّا: ہم ایمان لائے
وَ: حالانکہ	قَدْ دَّخَلُوْا: وہ داخل ہوئے ہیں
بِالْكُفْرِ: کفر کے ساتھ	وَهُمْ: اور وہ
قَدْ خَرَجُوْا: نکلے ہیں	بِهٖ: اس کے ساتھ
وَاللّٰهُ: اور اللہ	اَعْلَمُ: خوب جانتا ہے
بِمَا: اس کو جو	كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ: وہ چھپایا کرتے ہیں

آیات ۶۲ تا ۶۶

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝

ط ف ء

طَفِئَ يَطْفَؤُ (س) طُفُوْءً: کسی چیز کی روشنی کا ختم ہو جانا' آگ کا بجھ جانا۔

اَطْفَاَ (افعال) اِطْفَاءً: روشنی کو ختم کرنا' آگ بجھانا۔ آیت زیر مطالعہ

ق ص د

قَصَدَ يَقْصِدُ (ض) قَصْدًا: اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا۔

اِقْصِدْ (فعل امر): تو میانہ روی اختیار کر۔ ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ (لقمان:۱۹) ''اور تو میانہ روی اختیار کر اپنی چال میں۔''

قَصْدٌ: کسی چیز کا اوسط' درمیان۔ ﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ﴾ (النحل:۹) ''اور اللہ پر ہے راستے کا اعتدال (یعنی اسے واضح کرنا)۔''

قَاصِدٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت): درمیان میں ہونے والا' یعنی درمیانی' متوسط۔ ﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ﴾ (التوبۃ:٤٢) ''اگر ہوتا کوئی قریبی سامان اور درمیانی سفر تو وہ لوگ ضرور پیروی کرتے آپؐ کی۔''

اِقْتَصَدَ (افتعال) اِقْتِصَادًا : اہتمام سے میانہ رو ہونا۔

مُقْتَصِدٌ (اسم الفاعل): اہتمام سے میانہ روی اختیار کرنے والا' یعنی میانہ رو۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

كَثِيْرًا صفت ہے' اس کا موصوف ''رِجَالًا'' محذوف ہے۔ ''فِيْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''اَكْلِهِمُ'' کا مضاف ''اَكْلِ'' مجرور ہوا اور اس مصدر نے فعل کا عمل کیا ہے' ''السُّحْتَ'' اس کا مفعول ہے۔ اسی طرح ''قَوْلِهِمُ'' کے مصدر ''قَوْلِ'' کا مفعول ''الْاِثْمَ'' ہے۔ ''لَوْلَا'' کے بعد فعل مضارع ''يَنْهٰى'' آیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا ترجمہ ہوگا (دیکھیں البقرۃ:٦٤' نوٹ ١)۔ ''اَلْيَهُوْدُ'' عاقل کی جمع مکسر ہے' اس لیے واحد مؤنث ''قَالَتْ'' بھی جائز ہے۔ ''يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ'' اگر ''قَالَتْ'' کا مفعول ہوتا تو پھر ''يَدَ اللّٰهِ'' آتا۔ ''يَدُ'' کی رفع بتا رہی ہے کہ یہود جس طرح کہتے تھے' ان کی بات کو ویسے ہی یعنی direct tense میں نقل کیا گیا ہے۔ عربی میں اعراب کی سہولت موجود ہونے کی وجہ سے مقولہ direct tense کی پہچان کے لیے کوئی شناختی نشان لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی' جیسے کہ انگریزی میں ضرورت ہوتی ہے۔ ''يَدٰهُ'' میں ''يَدٰ'' دراصل ''يَدَانِ'' تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گرا ہوا ہے اور ''هُ'' کی ضمیر اس کا مضاف الیہ ہے۔ ''يَدٌ'' مؤنث سماعی ہے اس لیے اس کی خبر میں ''مَبْسُوْطَةٌ'' کا تثنیہ ''مَبْسُوْطَتٰنِ'' آیا ہے۔ ''لَيَزِيْدَنَّ'' کا مفعول ''كَثِيْرًا'' ہے اور یہاں بھی ''رِجَالًا'' محذوف ہے' جبکہ اس کا فاعل ''مَا اُنْزِلَ'' ہے۔ ''طُغْيَانًا'' اور ''كُفْرًا'' اس کی تمیز ہیں۔ آیت ٦٥' ٦٦' دونوں میں ''لَوْ'' شرطیہ ہیں۔ اس لیے افعال ماضی کا ترجمہ اس لحاظ سے ہوگا۔ ''سَاءَ'' آفاقی صداقت ہے۔ (دیکھیں البقرۃ:٤٩' نوٹ ٢)

ترجمہ:

وَتَرٰى :اور آپؐ دیکھیں گے	كَثِيْرًا :بہت سے لوگوں کو
مِّنْهُمْ :ان میں سے	يُسَارِعُوْنَ: کہ وہ باہم سبقت کرتے ہیں
فِي الْاِثْمِ :گناہ میں	وَالْعُدْوَانِ :اور زیادتی میں
وَاَكْلِهِمُ :اور اپنے کھانے میں	السُّحْتَ : ناپاک کمائی کو
لَبِئْسَ :یقیناً بہت برا ہے	مَا :وہ جو
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ: وہ کیا کرتے ہیں	لَوْلَا : کیوں نہ ایسا ہوا کہ
يَنْهٰىهُمُ :روکتے ان کو	الرَّبّٰنِيُّوْنَ: اللہ والے
وَالْاَحْبَارُ :اور علماء	عَنْ قَوْلِهِمُ :ان کی بات سے

الْاِثْمِ: گناہ کی
السُّحْتَ: ناپاک کمائی کو
مَا: وہ جو
وَقَالَتِ: اور کہا
يَدُ اللّٰهِ: اللہ کا ہاتھ
غُلَّتْ: باندھے گئے
وَلُعِنُوْا: اور ان پر لعنت کی گئی
قَالُوْا: انہوں نے کہا
يَدٰهُ: اس کے دونوں ہاتھ
يُنْفِقُ: وہ خرچ کرتا ہے
يَشَآءُ: وہ چاہتا ہے
كَثِيْرًا: بہت سے لوگوں کو
مَّآ: وہ جو
اِلَيْكَ: آپ کی طرف
طُغْيَانًا: بلحاظ سرکشی کے
وَاَلْقَيْنَا: اور ہم نے ڈالا
الْعَدَاوَةَ: عداوت
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: قیامت کے دن تک
اَوْقَدُوْا: وہ بھڑکاتے ہیں
لِّلْحَرْبِ: لڑائی کے لیے
اللّٰهُ: اللہ
فِى الْاَرْضِ: زمین میں
وَاللّٰهُ: اور اللہ
الْمُفْسِدِيْنَ: نظم بگاڑنے والوں کو
اَهْلَ الْكِتٰبِ: اہل کتاب
وَاتَّقَوْا: اور تقویٰ اختیار کریں
عَنْهُمْ: ان سے
وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ: اور ہم داخل کریں گے ان کو

وَاَكْلِهِمُ: اور ان کے کھانے سے
لَبِئْسَ: یقیناً بہت برا ہے
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ: وہ ہنرمندی کیا کرتے ہیں
الْيَهُوْدُ: یہودیوں نے
مَغْلُوْلَةٌ: بندھا ہوا ہے
اَيْدِيْهِمْ: ان کے ہاتھ
بِمَا: بسبب اس کے جو
بَلْ: بلکہ
مَبْسُوْطَتٰنِ: کھلے ہوئے ہیں
كَيْفَ: جیسے
وَلَيَزِيْدَنَّ: اور لازماً زیادہ کرے گا
مِّنْهُمْ: ان میں سے
اُنْزِلَ: نازل کیا گیا
مِنْ رَّبِّكَ: آپ کے رب (کی طرف سے)
وَّكُفْرًا: اور بلحاظ انکار کے
بَيْنَهُمُ: ان کے مابین
وَالْبَغْضَآءَ: اور بغض
كُلَّمَآ: جب بھی
نَارًا: کوئی آگ
اَطْفَاَهَا: تو بجھاتا ہے اس کو
وَيَسْعَوْنَ: اور وہ تگ و دو کرتے ہیں
فَسَادًا: نظم بگاڑنے میں
لَا يُحِبُّ: پسند نہیں کرتا
وَلَوْ اَنَّ: اور اگر یہ کہ
اٰمَنُوْا: ایمان لائیں
لَكَفَّرْنَا: تو ہم دور کر دیں گے
سَيِّاٰتِهِمْ: ان کی برائیوں کو
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ: ہمیشہ سرسبزی کے باغات میں

وَلَوْ اَنَّهُمْ : اور اگر یہ کہ وہ لوگ
اَقَامُوا : قائم کریں
التَّوْرٰىةَ : تورات کو
وَالْاِنْجِيْلَ : اور انجیل کو
وَمَآ : اور اس کو جو
اُنْزِلَ : نازل کیا گیا
اِلَيْهِمْ : ان کی طرف
مِّنْ رَّبِّهِمْ : ان کے رب (کی طرف) سے
لَاَكَلُوْا : تو وہ کھائیں گے
مِنْ فَوْقِهِمْ : اپنے اوپر سے
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ : اور اپنے پیروں کے نیچے سے
مِنْهُمْ : ان میں
اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ : ایک میانہ رو گروہ ہے
وَكَثِيْرٌ : اور اکثر
مِّنْهُمْ : ان میں سے
سَآءَ : برا ہے
مَا : وہ جو
يَعْمَلُوْنَ : وہ کرتے ہیں

نوٹ : رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کسی قوم میں گناہ کے کام کیے جائیں اور کوئی آدمی اس قوم میں رہتا ہے اور ان کو منع نہیں کرتا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں پر عذاب بھیج دے۔ حضرت یوشع علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کیے جائیں گے' جن میں چالیس ہزار نیک لوگ ہیں اور ساٹھ ہزار بدعمل ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: رب العالمین! بدکاروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے؟ تو ارشاد ہوا کہ یہ نیک لوگ ان بدکاروں کے ساتھ تعلقات رکھتے تھے' ان کے ساتھ کھانے پینے اور ہنسی دل لگی میں شریک رہتے تھے' میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر بھی ان کے چہرے پر کوئی ناگواری کا اثر تک نہ آیا۔ (معارف القرآن)

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ
کے دو فکر انگیز خطابات پر مشتمل کتابچہ
توبہ کی عظمت اور تاثیر
اور موجودہ حالات میں کرنے کا اصل کام
اشاعتِ خاص: 65 روپے
اشاعتِ عام: 35 روپے